© rasailojaraid.com

رنگِ سخن

پروفیسر محمد اکرام تائب

عارف والا

شکستہ گھروندے گرانے بہت ہیں
ابھی شہر ہم نے سجانے بہت ہیں
ابھی سے کھڑے کے کھڑے رہ گئے تم
ابھی تو نئے گل کھلانے بہت ہیں
سبھی چور، ڈاکو ہیں گلیوں میں پھرتے
جو دیکھو تو شہروں میں تھانے بہت ہیں
جو ملنا ہو تم نے تو لاکھوں ہیں رستے
نہ چاہو اگر تو بہانے بہت ہیں
مزاروں پہ بس اک عمل کی کمی ہے
وگرنہ بتاشے، مکھانے بہت ہیں
گھڑی بھر ٹھہر جا اے دردِ شکم تو
ابھی میری "ٹیبل" پہ کھانے بہت ہیں
ابھی ٹیم سے تم نہ ہم کو نکالو!
ابھی میچ ہم نے ہرانے بہت ہیں
یہ پہلا اصول تجارت ہے تائب
کہ دینے ہیں کم اور دبانے بہت ہیں

© rasailojaraid.com